قصیدہ بسلسلۂ عید غدیر

مولانا سید محمد عباس رضوی صاحب طاب ثراہ آل باقر العلومؒ

بہار گلشن میں آرہی ہے ہزار نغمے سنا رہی ہے
شجر کی ہر ایک پتی پتی خوشی میں تالی بجا رہی ہے

کلی کے لب پر ہے مُسکراہٹ نسیم اتراتی آرہی ہے
خوشی میں آکر چمن میں شبنم سفید موتی لُٹا رہی ہے

سفیدیِ صبح رفتہ رفتہ فضائے عالم پہ چھا رہی ہے
ہوئی ہے صبح غدیر طالع نئے شگوفے کھِلا رہی ہے

غدیر خُم کے قریں سواری نبیؐ برحق کی آرہی ہے
اُدھر مشیت عجیب رنگت کا اک نیا گل کھلا رہی ہے

ذرا سُنو غور سے نبیؐ کو جو حکم قدرت سنا رہی ہے
میرے حبیب اب بڑھو نہ آگے ندائے خالق یہ آرہی ہے

تجلیّ نور مصطفیٰ سے زمین خُم جگمگا رہی ہے
چمک وہ ذروں کی دھوپ میں اک عجیب منظر دکھا رہی ہے

ضیاے انوار حق کا منظر زمین پہ قدرت دکھا رہی ہے
مِلا ہے اس کو عروج اتنا فلک سے آنکھیں ملا رہی ہے

تمام خلقت ہر اک طرف سے سمٹ کے مرکز پہ آرہی ہے
خلافت مرتضیٰ کا اعلاں نبوت حق سنا رہی ہے

بحکم خالق علی کو اپنا وصی رسالت بنا رہی ہے
غدیر خُم کی سجی ہے محفل صدائے ''من کنت'' آرہی ہے

دکھا کے حیدر کو کہہ رہے ہیں کہ یہ علی ہے تمہارا مولا
صدائے حق اُٹھ کے رفتہ رفتہ تمام عالم پہ چھا رہی ہے

نبیؐ نے سونپا ہے خود علیؑ کو خلافت ظاہری کا منصب
جناب شیخین کی سیاست سر اپنا آخر جھکا رہی ہے

اُمنڈ کے انبوہ آرہا ہے نظر ہے سب کی بسوے خیمہ
برائے تبریک ساری خلقت علی کی خدمت میں جارہی ہے

منافقوں نے جو کہہ کے ''بخٍ'' علی کو مولا سمجھ لیا تھا
مدینے پہونچے تو پھر عداوت دلوں کی فتنے اُٹھا رہی ہے

غدیر خُم کا چھلکتا ساغر ہر یک مومن کو مل رہا ہے
جو حیدری ہیں انھیں نبوت شراب الفت پلا رہی ہے

مدح علی علیہ السلام

علیؑ مولا بنائے جا رہے ہیں
فرشتے شاد پائے جارہے ہیں

بلند اتنا نبیؐ نے کر دیا ہے
کہ اب عالم پہ چھائے جارہے ہیں

نبوت نے سجا رکھی ہے محفل
قصیدے بھی سنائے جارہے ہیں

غدیری بزم کے متوالے اب تک
خوشی کے گیت گائے جارہے ہیں

اثیر جائسی لگتا ہے اپنی
وہی بگڑی بنائے جارہے ہیں